اسلام آباد میں تحفظِ جہاد اور مجاہدین کانفرس کا انعقاد

مورخہ 17 اگست کو لیک ویو موٹل اسلام آباد میں جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان تحفظ جہاد و مجاہدین کانفرس منعقد ہوئی جس کی صدارت قائد جمعیت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے فرمائی۔ اس کانفرس میں ملک کی ممتاز جہادی تنظموں کے راہنماؤں اور نمائندوں سمیت ملک کی متعدد اہم مقتدر شخصیات نے شرکت کی۔ اس کانفرنس کا بنیادی مقصد ملک میں مختلف جہادی اور دینی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا جہاد اور دیگر اہم ملکی معاملات پر ایک موقف اختیار کرنا پھر کارگل کے محاذ پر حکومت کی شرمناک پسپائی پر اسکی گرفت کرنا اور افغانستان، عظیم ہیرو اسامہ بن لادن پر متوقع امریکی جارحیت کا راستہ روکنا اور مجاہدین و اسامہ بن لادن کیساتھ اظہار یکجہتی کرنا اس کانفرس کے اہم مقاصد میں شامل تھا۔ اس کانفرنس میں متعدد راہنماؤں نے تفصیلی اظہار خیال فرمایا لیکن ہم یہاں پر تلخیص کے ساتھ چند راہنماؤں کی تقاریر کا خلاصہ اور کانفرنس کا اہم اعلامیہ قارئین الحق کے استفادہ کے لئے پیش کر رہے ہیں۔ .... (ادارہ)

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کا خطاب میرے محترم بزرگان دین عمائدین علماء کرام و محترم صحافی حضرات و مدیران جرائد ہماری جماعت الحمدللہ پہلے دن سے انقلابی جماعت ہے' جہادی جماعت ہے۔ ہم کسی مسئلہ میں تذبذب اور سستی کا شکار نہیں ہوئے سب سے پہلے ہم نے کارگل کے مسئلہ پر اسٹینڈ لیا اسی کے ساتھ افغانستان پر امریکی جارحیت کے خلاف بھی پہلے دن سے ہمارا موقف روز روشن کی طرح واضح ہے اور جہاد کشمیر بھی ہم اپنے ایمان اور سیاست کا جز لاینفک سمجھتے ہیں۔ آج میرا بنیادی مقصد یہ تھا کہ جہادی جماعتوں کے اس کنونشن سے یکجہتی کا اظہار ہو اور مجاہدین کی تنظیمیں کارگل کے محاذ پر حکومتی پسپائی کے بعد کچھ منتشر ہو گئیں ہیں اور انکے مختلف متضاد بیانات سامنے آرہے ہیں کچھ مایوس سے ہو گئی ہیں اور ہم ان میں پوری یکجہتی کا مظاہرہ بعد میں نہیں دیکھ سکے جو کارگل کے محاذ پر ان میں پایا جاتا تھا۔ پھر قوم کو صحیح نقشہ کا علم بھی نہیں ہو رہا کہ کشمیر میں حقیقی صورت حال کیا ہے؟ لوگ اس صورت حال کے بعد کنفیوژن میں

ہیں ٹی وی پر خبر آتی ہے کہ آج 72 بھارتی فوجی مارے گئے ہیں۔

پھر حکومت ڈفلی بجاتے ہے اعلان واشنگٹن کی۔ اس کے ساتھ ساتھ دیگر متضاد دعوے اور شرمناک اور عجیب بیانات آتے رہتے ہیں تو میں چاہتا تھا کہ مجاہدین سب اکٹھے ہو کر جمع ہوں اور قوم کو صحیح صورت حال سے آگاہ کریں یہ تو ایک ابتدائی نشت ہے میں سمجھتا ہوں کہ ایکدوسری نشت میں سارے اکابرین اور جہادی لیڈر ایک بند کمرے میں جمع ہو کر اکھٹے ہوں۔ میرا مقصد ہے کہ ہمارے مجاہدین اور جہادی قوتیں سب مل بیٹھیں اور وہ دینی جماعتیں جو افغانستان اور جہاد کشمیر میں واضح اور صاف دوٹوک رائے رکھتی ہیں' ایک قوت بن کر ابھریں ہمارے مشترکہ اعلامیہ میں ایک نکتہ یہ بھی ہے کہ دینی جماعتوں اور جہادی قوتوں کو عزم کرنا چاہیے اور عہد کرنا چاہیے کہ جو سیاسی جماعتیں ملک میں طالبان کا ساتھ نہیں دے رہی ہیں اور مجاہدین کشمیر کے ساتھ نہیں دیتیں تو ان کے ساتھ کسی قسم کا سیاسی معاہدہ وغیرہ نہیں ہوگا، آپ کے ملک میں کئی جماعتیں ہیں جو طالبان کے خلاف اور کشمیر میں جاری تحریک آزادی کیخلاف ڈھٹائی اور بے غیرتی کے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔

آج دینی جماعتیں یہ عزم اور عہد کریں کہ ہماری جانب سے ان لوگوں کیساتھ کوئی تعاون نہیں ہو گا۔ اب ان کو بار بار اپنے کاندھوں پر سوار کر کے انہیں نہیں لائیں گے۔ ہم پچاس سالوں سے یہ جرم کرتے چلے آ رہے ہیں کوئی بے نظیر کو اٹھالاتا ہے اور کوئی نواز شریف کو اور کوئی کسی دیگر پراسرار طاقت کو۔ آج ہمیں یہ عہد کرنا چاہیے کہ دینی جماعتوں کو انقلاب کا راستہ اختیار کرنا ہوگا۔ ان جماعتوں کے لئے کبھی آئندہ آلہ کار نہیں بنیں گے۔ ان کے ساتھ اتحادوں سے جمعیت علماء اسلام کے دونوں دھڑوں کو اور دینی جماعتوں کو کچھ نہیں ملتا۔ اور نہ ان کے بار بار برسر اقتدار آنے سے یہاں اسلام آسکتا ہے ہم جمہوریت کے قائل ہیں لیکن اس جمہوریت کے نہیں جس میں "مینڈیٹ" دلایا جاتا ہے۔ نواز شریف کی مینڈیٹ والی جمہوریت جو دراصل امریکہ اور عالمی قوتوں کے ایجنڈوں کی تکمیل کی جمہوریت کا نام ہے اور اسکے ذریعہ کارگل میں بھارت کی بالادستی قبول کرا کے پہلا کام کر دیا گیا اور ہمیں یقین ہے کہ اسی ایجنڈے میں افغانستان کی اسلامی حکومت کا خاتمہ بھی ہے اور اسی ایجنڈے میں اسامہ بن لادن کی گرفتاری اور اسی اعلان واشنگٹن میں سی ٹی بی ٹی اور ایٹمی پروگرام رول بیک کرنا بھی شامل ہے۔ اور دینی مدارس' مذہبی جماعتوں کے بڑھتے ہوئے کردار

کو ختم کرنا اس مینڈیٹ والی حکومت کا اہم مشن ہے۔

آج ہم عملاً غلام ہو چکے ہیں اسلام آباد آج امریکہ اور دہلی کا غلام ہے اور حکمران امریکی آقا کے معمولی نوکر چاکر ہیں۔ اب ہم کو مل بیٹھ کر سوچنا ہوگا کہ جہاد کے بارے میں آئندہ لائحہ عمل کیا طے کریں ایک مٹھی بن کر ہم کو سوچنا ہوگا اور مشترکہ کام کرنا ہوگا۔ پاکستان میں مکمل اسلامی انقلاب کا راستہ ہموار کرنا افغانستان میں تحریک طالبان اور عظیم ہیرو اسامہ بن لادن کی بھرپور تائید اور سرپرستی کرنا اور تحریک آزادی ء کشمیر کی ہر ممکن اخلاقی' سیاسی اور فوجی مدد کرنا اور امریکی استعمار کے خلاف جہاد کرنا ہماری اول ترین ترجیحات ہونی چاہئے۔ میں اس سلسلہ میں مولانا فضل الرحمٰن سے بھی ملوں گا اور ایک ساتھ مل کر یہ جدوجہد کریں گے وہ میرا بھائی اور بیٹا ہے آٹھ سال میرے گھر (دار لعلوم حقانیہ) میں پڑھا ہے۔ ان کو ساتھ لے کر چلنے کے لئے میں نے پہلے بھی متعدد بار مخلصانہ کوششیں کیں اور آئندہ بھی امت کے اتحاد یکجہتی کے لئے ان کو منانے کے لئے میں بہت آگے تک جاسکتا ہوں۔ میں نے پہلے دن سے یہ اعلان کیا کہ افغانستان اور اسامہ بن لادن اور امریکی مخالفت کے بارے میں میرا اور مولانا فضل الرحمان کا موقف ایک ہے جسکے شاہد ملک کے تمام بڑے اخبارات ہیں۔ میں قاضی حسین احمد صاحب سے بھی ملونگا کہ وہ بھی ہمارے ساتھ اس مسئلہ میں شامل ہوں۔ وہ بھی ہمارے بھائی ہیں دیگر دینی جماعتوں اور محبّ وطن راہنماؤں کو بھی ہماری طرف سے اس سلسلہ میں مکمل دعوت دی گئی ہے۔ اس کانفرنس میں شرکت کے لئے بھی مولانا فضل الرحمان کو بار بار دعوت دی گئی تھی۔ لیکن افسوس کہ آپ شرکت نہ کر سکے۔

آج اگر امریکہ ہمیں گھروں میں لتاڑ سکتا ہے اور لوٹ مار کر سکتا ہے تو وہ پھر ہم سے محفوظ کیوں رہنا چاہتا ہے؟ اسامہ بن لادن کو ہم اسلام کا شیر اور ہیرو سمجھتے ہیں وہ اسلام کا ہیرو ہے اسکا جرم کیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ جب روس افغانستان میں آیا تو روس کو افغانستان سے نکالنا جہاد تھا اور ہم سب پر جہاد فرض ہو گیا تھا لیکن جب یہی امریکہ سعودیہ اور کویت سمیت دیگر عالم اسلام کے ممالک پر قابض ہو گیا تو آج امریکہ کیخلاف علم جہاد بلند کرنا کیوں ضروری نہیں امریکہ کو ارض مقدس اور حرمین سے نکالنے کے لئے جدوجہد کرنا کیوں دہشت گردی ہے؟

اگر امریکہ روسی استعمار کو افغانستان سے نکالنا جہاد سمجھتا تھا تو پھر آج اسے کیوں دہشگردی سمجھتا

ہے؟ ہماری پوری کوشش ہو گی کہ انشاء اللہ دینی اور جہادی قوتیں سب مل بیٹھ کر اور متحد ہو کر ایک ایسی تحریک برپا کریں کہ امریکہ کا صرف پاکستان سے نہیں بلکہ سعودی عرب سے بھی نام و نشان ختم ہو جائے آج حجاز مقدس اور حرمین عملاً اس کے کنٹرول میں ہیں اسامہ بے چارہ نقشہ پر ایک ایک جگہ کا نشان بتاتا ہے کہ اس جگہ میں اتنے فوجی ہیں اور اس جگہ پر ان کی اتنی عسکری قوت ہے۔ تو میرے دوستو میرا جی چاہتا تھا کہ ان سب باتوں پر تفصیل سے بات کروں لیکن وقت بالکل کم ہے۔ انشاء اللہ تحفظ جہاد و مجاہدین کے معاملے کو ہم آگے بڑھائیں گے۔ صحافیوں اور مدیران جرائد اور جہادی و دینی جماعتوں علماء اور مشائخ کو ان سب کو ساتھ لیکر آگے بڑھیں گے' ہمارا ان کے ساتھ اظہار یک جہتی مقصود تھا۔ اور یہ کہ ہم سب آپ کی پشت پر ہیں آپ اپنے آپکو اکیلا نہ سمجھیں میں آپ کو ایک مشترکہ اعلامیہ سناتا ہوں اسی کو گویا اجلاس کا خلاصہ سمجھیں۔

جنرل حمید گل صاحب کا خطاب جشن آزادی کے حوالے سے ہم ایک بات بھول جاتے ہیں، کہ پاکستان شب قدر 27 رمضان میں معرض وجود میں آیا تھا لیکن اس کو ہم 14 اگست کو مناتے ہیں۔ جبکہ ہمیں یہ شب قدر ہی میں منانا چاہیے تھا' ہماری آزادی ابھی نہیں آئی ہم ابھی آزاد نہیں ہیں اگر آزاد ہوتے تو سقوط کارگل نہ ہوتا ہم انگریزوں سے آزاد ہو کر امریکیوں کے غلام بن گئے۔ 1192ء میں آخری صلیبی جنگیں لڑی گئیں تھیں 1492 کو ابو عبداللہ نے عیسائیوں کو چابیاں دیں تھیں سات صدیوں کے بعد جہاد شروع ہوا 1992ء اپریل کو مجاہدین افغانستان فاتح بن کر افغانستان میں سپر طاقت کو شکست دے کر داخل ہوئے۔ حکمرانوں کی یہ باتیں غلط ہیں کہ ہم کمزور ہیں معیشت کمزور ہے تاریخ کا مطالعہ کریں اللہ مچھروں سے نمرود کو شکست دیتا ہے ہمیں امریکہ کی ضرورت نہیں اللہ کی مدد ہمارے ساتھ ہے۔ لیکن ہمارے حکمرانوں کو اس پر یقین ہی نہیں اگر افغانستان میں امن آیا ہے تو وہ شریعت کی برکت سے۔ نیوکلیئر ہونے کے باوجود ہم جنگ کی دھمکی سے بھاگ گئے۔ اگر ہم اپنے لیڈروں کو جہاد سے بھاگنے دیں گے تو اس کے ہم بھی ذمہ دار ہونگے۔ ہم انکو بھاگنے نہیں دینگے۔ ہم انشاء اللہ جہاد کی حفاظت کریں گے ہم کشمیر سے بیوفائی نہیں کر سکتے ہماری پرورش میں نہ صرف کشمیر کا پانی شامل ہے کیونکہ دریا وہیں سے آتے ہیں بلکہ اب اس میں مجاہدین کا خون بھی شامل ہو گیا ہے اور اس کو ہم ضائع نہیں ہونے دیں گے۔ آئی ایم ایف اور دیگر